6315-عورت کی طلاق کا سبب بننے والا شخص

سوال

ایک شخص نے اپنی بیوی اور والدین کی لاعلمی میں شادی کرلی، گھر والوں کا گمان ہے کہ یہ بیوی اہل سنت سے تعلق نہیں رکھتی اس لیے والدہ اسے طلاق دینے پر اصرار کرتی ہے، والدہ نے بیٹے کو اسے طلاق دینے پر مجبور کردیا تو اس شخص نے ماں کی بات تسلیم کرتے ہوئے بیوی کو طلاق دے دی.
پھر والدہ اس پر نادم ہوئی اب وہ یہ دریافت کرنا چاہتی ہے کہ آیا کیا اسے اس عمل پر گناہ تو نہیں ہوگا، اور اگر وہ گنہگار ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

صحیح یہی ہے کہ بغیر کسی عذر اور سبب کے عورت کو طلاق دینا جائز نہیں کیونکہ یہ عورت پر ظلم ہے، اور پھر بغیر کسی سبب کے نعمت زوجیت کو ختم اور تباہ کرنا، اور اس خاندان کو ضائع کرنا ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے بنی آدم کے لیے ایک نعمت قرار دیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی قائم کردی، یقینا غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت ساری نشانیاں ہیں}.الروم (21).

اور والدین کی اطاعت و فرمانبرداری تو ہر اس کام میں ہے جسے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے ہیں، اس کام میں والدین کی اطاعت جائز نہیں جسے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے.

جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ سبحانہ وتعالی کی معصیت و نافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو نیکی کے کام میں ہے"

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو، تمہارا سب کا میری طرف لوٹنا میری ہی طرف ہے، تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کرونگا}.لقمان (15).

ماں یا باپ پر اس کا کوئی کفارہ نہیں اگر وہ ایسا کر بیٹھیں ت وانہیں اللہ سے توبہ واستغفار کرنی چاہیے، اور اس معاملہ کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور انہیں دوبارہ جمع کردیں، تو انہیں اس میں اجر و ثواب حاصل ہوگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ان کے اکثر خفیہ مشروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے، اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقینا بہت بڑا ثواب دیں گے}.النساء(114).